www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے پہلے ہے کہ جن کو تم سمجھتے ہو، پکار دو، لیکن وہ تمہارے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اس کے بعد فرمایا، کہ جن کو تم پکارتے ہو وہ تو خود رب کے ہاں قرب (الوسیلہ) حاصل کر رہے ہیں۔ پھر فرمایا:

وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ (ایضاً)

اور وہ اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں (احمد رضا خان)

یعنی جن کو تم اپنی امیدوں کا سہارا سمجھتے ہو، وہ تو خود رب العلمین کے در کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور مارے ڈر کے کانپ رہے ہیں، جن کی اپنی حالت یہ ہو، وہ تمہارا وسیلہ کیا بنیں گے؟

امام زمخشری حنفی (ف ۵۲۸ھ) اس کے دو معنی لکھے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ: وہ اسی امر کا لالچ کرتے ہیں کہ ان میں سے کون خدا کا زیادہ مقرب بنتا ہے اور یہ طاعت اور خیر و صلاح میں زیادہ سے زیادہ کوشش کے ساتھ۔

فکانه قیل یحرصون ایهم یکون اقرب الی الله تعالی وذلك بالطاعة وازدیاد الخیر والصلاح (کشاف)

تفسیر جلالین میں بھی اسی معنی کو اختیار کیا گیا ہے:

(یبتغون) یطلبون (الی ربهم الوسیلة) القربة بالطاعة (ایهم) بدل من واو یبتغون ای یبتغیها الذی هو (اقرب) الیه۔

امام بیضاوی (ف ۶۹۱ھ) نے بھی اسی مفہوم کو پسند کیا ہے:

هؤلاء الالهة یبتغون الی الله القرابة بالطاعة (ایهم اقرب) بدل من واو یبتغون ای یبتغ
من هو اقرب منهم الی الله الوسیلة فکیف بغیر الاقرب (ویرجون رحمته ویخافون عذابه) کسا
العباد فکیف تزعمون انهم الهة (بیضاوی)

حضرت ابن مسعودؓ نے واضح فرمادیا ہے کہ یہاں کیا وسیلہ مراد ہے۔ یعنی اسلام اور ایمان قبول کیا
(بخاری) یعنی وہ تو اسلام کے ذریعے خدا کے قرب کے حصول کے لیے بیتاب ہیں مگر یہ نادان ہیں کہ ا
کے ذریعے قرب خدا کے متمنی ہیں۔ بہرحال آیت کا سیاق سباق اور روایت بخاری اس امر میں بالکل واضح ہ
کہ یہاں "الوسیلہ" سے مراد "اہلِ بدعت کا "بدعی وسیلہ" نہیں ہے بلکہ اسلام ہے (فہو المراد)

جواب، سوال ۲ - کسی پاک جگہ پر دفن ہونے یا کرنے کا جذبہ برا نہیں لیکن چنداں مفید بھی نہیں
الا ان یشاء الله۔

حضرت ابو الدرداء (ف ۳۲ھ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سلمان فارسی (ف ۳۵ھ) کو لکھا ک
اَنْ هَلُمَّ الی الارض المقدسة فکتب الیه سلمان ان الارض لا تقدس احدا وانما یقد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانسان عمله (موطا مالک باب جامع القضاء والکراهیۃ)

سرزمین پاک میں تشریف لے آیئے! حضرت سلمانؓ نے جواب میں لکھا کہ: زمین کسی کو پاک اور مقدس نہیں بناتی، اصل میں انسان کے عمل ہی اس کو مقدس بناتے ہیں۔

مکہ اور مدینہ یا سرزمین بیت المقدس سے بڑھ کر اور کون سی جگہ پاک اور مقدس ہو سکتی ہے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ لاکھوں ابوجہل، ہزاروں یہودی، اور بے شمار مشرکین ان میں مدفون ہیں۔ بلکہ آپ یہ سُن کر حیران ہوں گے کہ جہاں مسجد نبوی ہے، یہاں پہلے قبریں تھیں (بخاری باب ھل ینبش قبور مشرکی الجاھلیۃ) شہر مدینہ مسجد نبوی، نمازی اور امام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقتدی اور نمازی ابوبکر و عمر و عثمان و علی اور دوسرے عشرہ مبشرہ میں سے عظیم صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ـــ بلکہ سب سے محیر العقول یہ "حقیقت کبریٰ" کہ بعد میں خود محبوب رب العلمین بھی اسی جگہ میں ہمیشہ کے لیے آرام فرما ہوئے۔ اور یہ بھی نوید سنائی کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا ٹکڑا بہشت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض الجنۃ (بخاری۔ عن ابی ھریرۃ) اس کے باوجود کیا ان بدنصیبوں کو اس کا کچھ فائدہ پہنچا؟

آپ کہیں گے کہ: وہ تو سرے سے مسلمان نہیں تھے، ہم کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے، وہ کافر تھے اس لیے اصل بات انسان کا عمل رہا، اگر یہ نہ ہو تو اس کا کچھ فائدہ نہیں، گندگی کو جتنا دھوئیں پاک نہیں ہوگی، ہاں میلا کپڑا صاف ہو گا مگر دھونے سے، گناہوں کا میل بھی اپنے اعمالِ صالحہ اور توبہ کے صابن سے ہی دُھل سکے گا، اور کسی طرح نہیں، اس لیے پاک جگہ لے جا کر اسے دفن کیا جائے یا قرآن جیسی پاک کتاب ہمراہ رکھ دی جائے اس سے اس کو کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ مٹی بحیثیت مٹی، توجہ کر سکتی ہے، یہ کرتی ہے کہ عبد مومن کو مرحبا کہتی ہے اور فاجر یا کافر جب اس کی گود میں پہنچتا ہے تو اسے کہتی ہے، دفع ہو۔

لا مرحباً ولا اھلاً

پھر اس کی خوب مرمت کرتی ہے (ترمذی، ابو سعید خدریؓ)

وہ زمین پاک ہو یا ناپاک، مقدس ہو یا مطہر بہر حال وہ اپنا فرض اسی طرح ادا کرتی ہے جیسے اسے حکم ہوا ہے، اس لیے جو لوگ "مقدس جگہ" کی تلاش میں رہتے ہیں وہ دراصل سستی بخشش کی ٹوہ میں رہتے ہیں، اگر وہ ویسے "رحمت" کر دے تو وہ مختار کل ہے جہاں تک اس کے احکام اور شرائع کا تقاضا ہے، وہ یہی ہے کہ کچھ لے کر جاؤ گے تو کچھ بن جائے گا، ورنہ وہ "مفت" میں دودھ پلانے سے رہی۔ واللہ اعلم۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ